السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمایان دین متین ومقتیان شرح مبین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص مسمی زید جومذہبا شیعہ ہے ، وہ کہتا ہے کہ پنجتن پاک حضرت محمد رسول اللہ ﷺ وحضرت علی وحضرت فاطمہ الزہرا اور حضرت حسنین رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کہہ کر پاکیزگی کا حصہ ان پانچوں میں کرتا ہے کہ بجز ان پانچوں کے اور دوسرا کوئی پاک نہیں ہے ۔

دوسرا فریق جومذہبا اہل سنت والجماعت ہیں وہ بطور الزام ان پانچوں میں خلفائے اربعہ کو بھی شامل کرتا ہے ۔ لہذا براہ مہربانی یہ بیان واضح تحریر فرمادیں اکہ اہل سنت والجماعت خصوصا حنفیہ مذہب میں پنجتن پاک کا مسئلہ ثابت ہے تو بھی اور اگر نہیں تو بھی ؟ مدلل بیان فرما کر ہماری رہ نمائی کریں ، عند اللہ مأجور وعندنا مشکور ہویں ۔ ولی محمد مؤرخہ 25 نومبر 1941ء

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زید رافضی سے دریافت کرنا چاہیے کہ ''پنجتن پاک ،، میں آں حضرت ﷺ کے علاوہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت علی، حضرت حسن ، حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو پاک کہنے اور انہی پانچ میں پاکیزگی حصہ کرنے کا کیا مطلب ہے ؟ اگر وہ رافضی یہ کہے کہ یہ چاروں حضرات رسول اللہ ﷺ ودیگر انبیاء کی طرح معصوم اور منزہ من المعاصی والذنوب تھے اور ان چاروں کی عصمت قطعی ویقینی وضروری ہے جیسے انبیاء عصمت قطعی ویقینی ہے ۔ تو اس کا یہ دعوی کذب محض اور بالکل باطل ہے ،اس دعوی کی کوئی نقلی و عقلی دلیل اس کے پاس نہیں ہے ۔

قرآن کریم یا کسی صحیح معتبر حدیث سے ان چاروں حضرات یا بارہ اماموں کی عصمت ثابت نہیں ، اس لیے تمام اہل سنت والجماعت یعنی اہل حدیث و حنفی ومالکی وشافعی و حنبلی کا یہ عقیدہ ہے جو ان کی کتابوں میں درج ہے کہ انبیاء کرام کے علاوہ کسی امتی کی عصمت قطعی ویقینی نہیں ہے یعنی صرف نبی کا معصوم ہونا ضروری ہے ، نبی کے علاوہ کوئی امتی معصوم نہیں ہے ۔ حضرت علی بعد آپ کے دونوں نورچشم حسنین اور آپ کی زوجہ محترمہ جگرگوشہ رسول حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور اسی طرح دسرے ائمہ اہل بیت امتی اور غیر نبی ہونے کی وجہ سے معصوم نہیں ہیں ۔ یعنی بنی کی طرح ان کے معصوم ہونے کا عقیدہ رکھنے کے مکلف نہیں ہیں ،جب یہ چاروں نبی کی طرح بھی معصوم نہیں ہیں ۔ اور نہ ازواج مطہرات کی قطعی عصمت کے اعتقاد کے ہم مکلف ہیں ۔ اور اگر وہ رافضی ان کے پاک ہونے کا یہ مطلب بتاتے ہیں ۔ یہ معصوم نہیں ، تو حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان چاروں آیت تطہیر : ''إنما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس أہل البیت ویطہر کم تطہیرا،، (الأحزاب : 33) کی روسے ہر قسم کے ظاہری عیوب وباطنی نقائض ، برائی ، خرابی ، گناہ وگندگی وغیرہ سے پاک ہیں اور اللہ ان کے پاک صاف ہونے کی خبر دیتا ہے کیوں کہ اس آیت میں اہل بیت سے مراد علی ، فاطمہ ، حسن ، حسین ہیں ۔ چنانچہ آپ نے ان کو کمبل میں لپیٹ اور ڈھانک کر یہ دعا فرمائی تھی کہ : اللھم ہولاء أہل بیتی فاذہب عنہم الرجس وطہر ہم تطہیراً ،، (سنن ترمذي (3787) 5/663.) پس بکر کو اس رافضی سے کہنا چاہیے کہ اول تو اس ''آیت تطہیر ،، میں اور اس سے پہلے اور بعد کی آیتوں میں فاطمہ علی حسنین کا کہیں نام ونشان تک نہیں بلکہ اس آیت کے سیاق وسباق میں آں حضرت ﷺ کی ازواج مطہرات کا تذکرہ ہے اور انہیں کو مخاطب کیا ہے چنانچہ پوری آیت مع ترجمہ کے درج کی جاتی ہے ۔ پس قرآن کی روسے اگر کسی کی پاکی ثابت ہوگی تو ازواج مطہرات کی پاکی ثابت ہوگی کی طہارت وپاکی اس آیت سے ثابت نہ ہوگی کیوں کہ ان آیتوں میں ان حضرات کا نام ونشان تک نہیں ۔ کیوں کہ قرآن کی روسے وہی اہل بیت ہیں فاطمہ وعلی وحسنین یٰنِساءَ النَّبِیِّ مَن یَأتِ مِنکُنَّ بِفٰحِشَةٍ مُبَیِّنَةٍ یُضٰعَف لَهَا العَذابُ ضِعفَینِ وَکانَ ذٰلِکَ عَلَى اللَّهِ یَسیرًا ٣٠ وَمَن یَقنُت مِنکُنَّ لِلَّهِ وَرَسولِهِ وَتَعمَل صٰلِحًا نُؤتِها أَجرَها مَرَّتَینِ وَأَعتَدنا لَها رِزقًا کَریمًا ٣١ یٰنِساءَ النَّبِیِّ لَستُنَّ کَأَحَدٍ مِنَ النِّساءِ إِنِ اتَّقَیتُنَّ فَلا تَخضَعنَ بِالقَولِ فَیَطمَعَ الَّذی فی قَلبِهِ مَرَضٌ وَقُلنَ قَولًا مَعروفًا ٣٢ وَقَرنَ فی بُیوتِکُنَّ وَلا تَبَرَّجنَ تَبَرُّجَ الجٰهِلِیَّةِ الأولىٰ وَأَقِمنَ الصَّلوٰةَ وَءاتینَ الزَّکوٰةَ وَأَطِعنَ اللَّهَ وَرَسولَهُ إِنَّما یُریدُ اللَّهُ لِیُذهِبَ عَنکُمُ الرِّجسَ أَهلَ البَیتِ وَیُطَهِّرَکُم تَطهیرًا ٣٣ وَاذکُرنَ ما یُتلىٰ فی بُیوتِکُنَّ مِن ءایٰتِ اللَّهِ وَالحِکمَةِ إِنَّ اللَّهَ کانَ لَطیفًا خَبیرًا ٣٤ ... الأحزاب

ترجمہ : اے نبی کی بیٹیو!جو تم میں کھلی بے ہودگی آں حضرت کو تکلیف دینے اور پریشان کرنے والا کام کرے گی ۔ اس کو دوہری سزادی جائے گی اور یہ بات اللہ کو آسان ہے ۔ اور جو کوئی تم میں اللہ کو اور اس کے رسول کی نافرماں برداری کرے گی اور نیک کام کرے گی تو ہم اس کا ثواب دہرا دیں گے اور ہم نے اس کے لیے ایک عمدہ روزی تیار کر رکھی ہے ۔ اے نبی کی بیٹیو ! تم معمولی بیبیو کی طرح نہیں ہو ۔ اگر تم تقوی اختیار کرو تو تم بولنے میں نزاکت مت کرو کہ ایسے شخص کو خیال ہونے لگتا ہے جس کو دل میں خرابی ہے اور قاعدہ کے موافق بات کہو ، اور تم اپنے گھروں میں قرار سے رہو ، اور قدیم زمانہ جاہلیت کے دستور کے موافق مت پھرو ، تم نمازوں کی پابندی رکھو اور زکاۃ دیا کرو ۔ اور اللہ و اس کے رسول کا کہنا مانو ، اللہ تعالی کی یہ منظور ہے کہ اے گھر والو تم سے آلودگی ، مصیبت ونافرمانی کو دور رکھے اور تم کو پاک وصاف رکھے ۔ اور تم ان آیات الہیہ کو اور اس علم کو یاد رکھو ۔ جس کا تمہارے گھروں میں چرچا رہتا ہے بے شک اللہ تعالی رازدار ہے پورا خبر دار ہے ،، ۔

فرماتے ہیں : ''نزلت فی نساء النبی ﷺ حاصة ،، اور عکرمہ اس آیت کے بارے میں کہتے ہیں اس آیت میں سیاق وسباق کے دیکھنے سے واضح ہوتا ہے کہ اہل بیت کا مصداق بالیقین ازواج مطہرات ہیں ۔ چنانچہ ابن عباس : ''من شاء باہلتہ أنہا نزلت فی أزواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ،، اور یہ بھی عکرمہ نی کہا کہ : ''لیس بالذي تذہبون الیہ ، إنما ہو نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم ،، (تفسیر در منثور للسیوطی 6/603، ابن کثیر 595) پس قرآن کی روسے کی ، نیز قرآن کی اصطلاحی میں ''اہل بیت ،، سے مراد بیوی ہے چنانچہ آیت تطہیر میں ازواج مطہرات کا تذکرہ ہونے میں کوئی شبہ نہ رہا ۔ بنا بریں اگر طہارت وپاگیزگی ثابت ہوگی تو ازواج مطہرات کی ، نہ کہ فاطمہ وعلی حسین ارشاد ہے : ''أتعجبین من امر اللہ رحمة اللہ ، برکاتہ علیکم اہل البیت ،، (ہود : 73) اس آیت کریمہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کو ''اہل بیت ،، کہا گیا ہے ، پس آیت متنازع فیہا میں ''اہل بیت ،، سے مراد ازواج النبی ہوں گی نہ کوئی اور ۔ رہ گئی وہ حدیث جو ترمذی (کتاب المناقب باب مناقب اہل بیت النبی ﷺ (3787) 5 663) وغیرہ میں حضرت ام سلمہ رضی للہ عنہا سے اور صحیح مسلم (مسلم کتاب فضائل الصحابة باب فضائل اہل ابیت النبی ﷺ (2424) 4 1883) وغیرہ میں حضرت عائشہ رضی للہ عنہا سے مروی اور جس کا مضمون یہ ہے کہ : ''آں حضرت ﷺ نے جس کملی کو آپ اوڑھے ہوئے تھے اس میں علی ، فاطمہ ، حسنین کو لپٹا کر یہ

فرمایا کہ اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے ناپاکی دور فرمادے اوران کو خوب پاک فرمادے ،، سوواضح ہونا چائیے کہ بے شک اس حدیث میں قرینہ حالیہ کی وجہ سے ''اہل بیت ،، سے مرادیہی چاروں حضرات ہیں ۔ لیکن اس سے یہ لازم نہیں آیا کہ آیت تطہیر میں بھی ''اہل بیت ،، سے مرادیہی چاروں حضرات ہیں ۔ آیت مذکورہ میں تو''اہل بیت ،، سے مراد صرف ازواج مطہرات ہی ہیں ۔ البتہ حدیث میں یہ حضرات ضرور مراد ہیں ۔ مگران حضرات کو عباس داخل فرما کر اس آیت کا یا اس آیت کے مناسب الفاظ سے دعا فرمانا بطور ''علم ،، کیا ہے ۔ یعنی اے اللہ! ایک نوع اہل بیت کی یہ ہے ،ان کے لیے میں دعا کرتا ہوں ۔ خلاصہ یہ کہ آیت میں تطہیر سے مراد 'تطہیر شرعی ،، ہے اور حدیث میں ''تطہیر تکوینی ،، ۔ پس اہل بیت میں ان حضرات کو داخل فرمانا بطور ''علم ،، اعتبار کیا ہے ۔ اس لیے آیت میں صرف ازواج مطہرات ہی مراد ہوں گی نہ عترت رسول ﷺ ۔

ثانیا) بکر کو اس رافضی سے یہ کہنا چائیے کہ ہم مان لیتے ہیں کہ آیت تطہر میں ''اہل بیت ،، سے مراد ازواج مطہرات اور یہ چاروں حضرات ہیں ۔ یعنی یہ چاروں حضرات بھی ''اہل بیت ،، مذکور فی الآیت میں داخل وشامل ہیں ۔ لیکن اس رافضی کا یہ کہنا کہ اس آیت میں اہل بیت کے پاک ؤصاف ہونے کی خبر دی گئی ہے ۔ اس لیے ان کا پاک وصاف ہونا ضروری ویقینی ہے ،قطعا غلط وباطل ہے ۔ کیوں کہ آیت مذکورہ میں ''اہل بیت ،، کو ان کے اعمال کے کرنے اوران برائیوں سے بچنے اور پرہیز کرنے کا حکم دیا گیا ہے ،جن کی اطاعت سے پاکیزگی وباطنی طہارت حاصل ہوئی ہے ، پس اگر وہ ان اوامر کی تعمیل کریں گے اور نواہی سے پرہیز کریں گے تو پاکیزگی وصفائی حاصل ہوگی اور اگر ایسا نہیں کریں گے توطہارت بھی حاصل نہ ہوگی اور وہ پاک نہیں ہوں گے ۔ خلاصہ یہ کہ آیت میں ارادہ سے وہ ارادہ مشئت نہیں ہے جو مراد کے وقوع اور وجود کو مستلزم ہو، بلکہ وہ ارادہ مذکورہ ہے جو متضمن امر ونہی ہے یعنی آیت میں ارادہ تشریعی مراد ہے جو مراد کے وجود کو مستلزم نہیں ۔ ورنہ لازم آئے گا کہ تمام لوگ طاہر ومطہر پاک وصاف ہوں اور ان کو پاک وصاف کہا جائے کیوں کہ آیت تطہیر کی طرح یہ آیات بھی ہے ،ارشاد ہے : مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ ... ٦ ...المائدة یعنی : ''اللہ ان باتوں کا حکم دے کر تم کو تنگی میں ڈالنے کا ارادہ نہیں ،وہ تو تم کو پاک کرنا چاہتا ہے ،، ۔یعنی اس کو تمہارا پاک کرنا منظور ہے يُرِيدُ اللَّهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ٢٦ ...النساء ، وَاللَّهُ يُرِيدُ أَن يَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيدُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ أَن تَمِيلُوا مَيْلًا عَظِيمًا ٢٧ ...النساء ،ان آیات میں غور کرو! نتیجہ صاف ظاہر ہے یعنی اگر آیت تطہیر میں یہ دعوی کیا جائے کہ اس میں ''اہل بیت ،، کے پاک وصاف ہونے کی خبر دی گئی ہے اس لیے وہ ضرور پاک وصاف ہیں ، تو ماننا پڑے گا کہ ہر آیات مذکورہ کے مطابق تمام مسلمان پاک وصاف ہوں اوران کی پاکیزگی ضروری ہو۔ کیوں کہ ہر سہ آیات بھی آیت تطہیر کی طرح ہیں اوران میں باہم فرق نہیں ہے ، اور یہ معلوم ہے کہ تمام ان لوگوں کا پاک وصاف ہونا جن کو ان آیات میں مختلف آیات کی تکمیل کا حکم دیا گیا ہے ، لازم وضروری نہیں ، نہ اس پر استدلال درست ہے اسی طرح آیت تطہیر............. سے ''اہل بیت ،، کے پاک وصاف ہونے پر دلیل قائم کرنا بھی درست نہیں ہوگا ، کیوں کہ ارادہ تطہیر میں سب مسلمان برابر کے شریک ہیں ، اس لیے علمائے اہل السنّت والجماعت کے نزدیک اس آیت تطہیر سے ازواج مطہرات یا حضرات حسنین وعلی وفاطمہ کی عصمت پر استدلال صحیح نہیں ہے ۔

ہمارے اس دعوی کی کہ آیت تطہیر میں ارادہ تشریعی متضمن امر ونہی ہے اور اس میں اہل بیت کے پاک وصاف ہونے کی خبر نہیں دی گئی ہے ۔ دوسری دلیل یہ بھی ہے کہ آں حضرت ﷺ نے حضرت علی وفاطمہ وحسنین کو کملی میں لپیٹ کر دعا فرمائی ، اذہاب رجس اور تطہیر کی دعا کرنے کی دلیل ہے کہ آیت میں ذہاب رجس اور طہارت کی خبر نہیں دی گئی ہے ، کیوں کہ اگر اللہ کی طرف سے طہارت کی خبر دی گئی ہوتی تو آپ کو پھر طہارت کی دعا کرنے کی ضرورت نہیں تھی ، بلکہ آں حضرت ﷺ ان چاروں حضرات کے لیے طہارت کا شرف حاصل ہوجانے کی وجہ سے اللہ تعالی کی حمد وثناء بیان فرماتے اور اس کا شکریہ ادا کرتے ، صرف دعا پر قناعت نہ کرتے ۔

اس دعوی کی تیسری دلیل آیت تطہیر کے ماقبل ومابعد کے وہ فقرے اور جملے بھی ہیں ، جن میں امر ونہی مذکور ہے ، مثلا : ''لا تخضعن بالقول / قلن قولا ومعروفا / قرن فی بیوتکن / لا تبرجن / أقمن الصلوۃ / آتین الزکاۃ / أطعن اللہ ورسولہ ، اذکرن مایتلی فی بیوتکن ،، .

آپ کے سوال کا خلاصہ یہ ہے کہ اہل سنت والجماعت خصوصا احناف کے نزدیک پنجتن پاک ،، کا لفظ خالص رافضیانہ ہے ۔ رافضیوں کا شعار اور انہی کے ساتھ مخصوص ہے اور اس لفظ سے بظاہر جو مطلب لیتے ہیں وہ صرف شیعوں کا عقیدہ ہے ۔ اہل سنت والجماعت کے یہاں اس عقیدہ کی کوئی اصلیت نہین ۔ ہمارے نزدیک صرف نبی معصوم اور پاک ہے نبی کا معصوم وپاک ہونا ضروری وقطعی ہے ۔ نبی کے علاوہ اور کوئی بھی معصوم نہیں ۔ یعنی غیر نبی کا پاک ومعصوم ہونا غیر لابدی ہے ۔

(کتبہ عبیداللہ المبارکفوری الرحمانی المدرس بمدرسۃ دارالحدیث الرحمانیہ ، بدہلی (16 ذی قعدہ 1360ھ

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 69

محدث فتویٰ